

سوڈان کی جنگ میں امریکہ کا کردار

تحریر: استاد ابراہیم مشرف

(ترجمہ)

سوڈان میں بہت سے لوگ سوڈان کی جنگ میں امریکہ کے کردار کی حقیقت سے ناواقف ہیں، یا تو خود امریکہ کی حقیقت سے جہالت کی بنا پر، یا پھر چرچل کے طریقے کے مطابق حقائق پر پردہ ڈالنے کی وجہ سے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی امریکی عہدیدار بیان جاری کرتا ہے تو فوج کی مخالف تمام سیاسی قوتیں اس کی تائید اور حمایت کے لیے ٹوٹ پڑتی ہیں۔ تو سوڈان کی جنگ میں امریکہ کے کردار کی اصل حقیقت کیا ہے؟!

حقیقتِ حال یہ ہے کہ تنازع کے دونوں فریق اور سیاسی قوتیں یہ سمجھتی ہیں کہ کوئی حل ممکن ہی نہیں سوائے اس کے جو امریکہ پیش کرے، اور یہ کہ وہ ایک ثالث ہے اور سوڈان کی جنگ سے اس کا کوئی تعلق نہیں! جبکہ دیگر لوگوں کا خیال ہے کہ سوڈان کی جنگ دو جرنیلوں، البرہان اور حمیدتی کے درمیان ہے اور یہ کوئی بین الاقوامی کشمکش نہیں بلکہ اقتدار کی ایک مقامی جنگ ہے؛ پھر وہ اس بات پر گفتگو کرتے ہیں کہ پہلی گولی کس نے چلائی، اور یہ کہ عالمی برادری کی بالترتیب طاقتوں، جیسے امریکہ یا برطانیہ کے ہاتھ ملوث ہونے کے بارے میں کوئی بھی بات محض 'سازشی نظریہ' تصور کی جاتی ہے۔ اور یہاں جھوٹ کا پرچار کرنے والا ایک پورا لشکر آکھڑا ہوتا ہے تاکہ سوڈان کی جنگ میں امریکی مداخلت کی حقیقت کو چھپایا جاسکے، وہ گمراہ کن الفاظ بولتے ہیں اور حیلے بہانے پیش کرتے ہیں۔ اور یہیں سے پوشیدہ حقائق کی تلاش کی اہمیت واضح ہوتی ہے، خاص طور پر جنگ کے دنوں میں۔

چنانچہ برطانوی وزیر اعظم چرچل نے روزویلٹ اور اسٹالن کے ساتھ جنگ اور جرمنی کے مستقبل پر بات چیت کے لیے ایک ملاقات میں کھل کر کہا تھا: "جنگ میں سچائی اتنی قیمتی ہوتی ہے کہ اس کی حفاظت جھوٹ کے ایک پورے پہرے سے کی جانی چاہیے۔" تو کیا امریکہ واقعی ایک غیر جانبدار اور دوست ملک ہے اور نتیجتاً وہ ثالث کا کردار ادا کر سکتا ہے، یا پھر یہ اس کی حقیقت پر پردہ ڈالنا ہے کہ وہ ایک استعماری ریاست اور اسلام و مسلمانوں کی دشمن ہے؟ کیا امریکہ نے ہی جنوبی سوڈان کی جنگ نہیں بھڑکائی تھی، جب اس نے اس کے معاملے کو اپنے ہاتھ میں لیا، پھر شمال اور جنوب میں اپنے گماشتوں کے درمیان جنگ کو چلایا، اور پھر نیواشا معاہدے کے تحت جنوبی سوڈان کو الگ کر دیا؟ سوڈانی فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز (ریپڈ سپورٹ فورسز) کے درمیان یہ جنگ دراصل امریکہ کی بھڑکائی ہوئی ہے، اور لڑائی اور جنگ بندیوں کے معاملات میں وہی اس کا انتظام چلا رہا ہے، تاکہ سوڈان کی سیاسی کشمکش کو انتہائی شدت کے ساتھ ایک ایسے نئے میدان میں منتقل کیا جاسکے جو خود اسی کا تیار کردہ ہے، تاکہ انگریزوں اور یورپیوں کے گماشتوں کو تنازع کے مرکز سے دور رکھا جائے، اور پھر وہ تنہا اس کے تمام مہروں کو اپنے قابو میں رکھ سکے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امریکہ نے سوڈان میں جنگ کیسے بھڑکائی، تو 'عربی پوسٹ' نے 19/4/2023 کو اپنی ویب سائٹ پر امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' کے حوالے سے 15/4/2023 کو جھڑپوں کے ابتدائی گھنٹوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات شائع کیں کہ: (جمعہ 14 اپریل کی رات دونوں فریقین، البرہان اور حمیدتی، کے درمیان غیر ملکی مندوبین کی موجودگی میں مذاکرات کا ایک سیشن ہوا، جس کے دوران وعدے کیے گئے اور رعایتیں حاصل کی گئیں، اس سے پہلے کہ دونوں نے ایک سینئر فوجی کمانڈر کے گھر پر ایک ساتھ رات کا کھانا کھایا)۔ پھر اتوار کی صبح امریکی صدر بائیڈن نے سوڈان سے اپنے ملک کے سفارت کاروں کو نکالنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد جنگ کے پہلے دن سے لے کر اب تک بلنکن سے لے کر بولس تک امریکی حکام کے زبانی بیانات سامنے آتے رہے کہ یہ جنگ فوجی فیصلے پر ختم نہیں ہوگی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود ہی اسے بھڑکانے والے ہیں اور وہی اسے چلا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے امن کے معاملے کو اپنے قابو میں لے لیا، جس کے بعد پے درپے جنگ بندیوں اور مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا اور نئے پلیٹ فارم تیار کیے گئے، جس کا آغاز جدہ فورم سے ہوا جو انہوں نے جنگ کے فوراً بعد قائم کیا تھا تاکہ وہ امن کے معاملے کو خود چلا سکیں اور یورپ اور اس کے گماشتوں کی مداخلت کا راستہ روک سکیں۔ پھر انہوں نے جدہ فورم سے لے کر چار فریقی اور پانچ فریقی گروپوں تک تمام فورمز پر بنیادی موضوع بحث 'انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جنگ بندی' کو بنا دیا۔ امریکی تجویز میں شامل ان جنگ بندیوں کا مقصد، انسانی امداد کی

رسانی کے بہانے، دراصل ریپڈ سپورٹ فورسز کے وجود کو تسلیم کرنا اور انہیں ان کی موجودہ حالت پر برقرار رکھنا ہے۔

اسی طرح، جب بولس کی حالیہ دستاویز (مورخہ 20/6/2026) میں (سکیورٹی کے ایسے انتظامات جن میں انخلا کے اقدامات اور افواج کی دوبارہ تعیناتی شامل ہے) کی بات کی جاتی ہے، تو یہ ریپڈ سپورٹ فورسز کی موجودگی اور تسلسل کی تصدیق کرتی ہے اور اسے تحلیل کرنے کی بات کرنے سے گریز کرتی ہے، بلکہ جب یہ ریپڈ سپورٹ فورسز کو دوبارہ تعینات ہونے کی دعوت دیتی ہے تو یہ ضمنی طور پر اس کے بقا کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور یہ دستاویز اسی وقت سرکاری فوج اور سوڈان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کرنے والوں، جیسے ریپڈ سپورٹ فورسز، کے درمیان برابری پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ امریکی دستاویز نے (محدود فوجی انخلا کے عمل) کی دعوت دی ہے جس کا بہانہ (انسانی امداد کی رسانی کو آسان بنانا، شہریوں کا تحفظ اور بے گھر افراد کی واپسی کے لیے سازگار حالات پیدا کرنا...) ہے، جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ان افواج کا وجود ختم کیے بغیر انہیں برقرار رکھنا مقصود ہے۔ اور یہ دستاویز پورے ملک کی سطح پر 90 روز کے لیے (فوری اور جامع انسانی جنگ بندی کا اعلان) کرنے کا مطالبہ کر کے ریپڈ سپورٹ فورسز کے وجود اور تسلط کے جواز کی توثیق کرتی ہے۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسعد بولس — جس کا کہنا ہے کہ وہ تنازع کے دونوں فریقوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے — کے ذریعے پیش کی جانے والی امریکی دستاویز میں، جس کا اعلان انہوں نے 20 جون کو قاہرہ میں کیا تھا، جنگ بندی کے یہ منصوبے اور ان سے پہلے کے منصوبے درحقیقت سوڈان سے دارفور کو الگ کرنے کے امریکی منصوبے کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی امریکہ نے اب تک جو منصوبے پیش کیے ہیں ان کا مقصد دو امور ہیں: پہلا یہ کہ ریپڈ سپورٹ فورسز کو ایک ایسے متوازی سیاسی وجود کے طور پر پیش کیا جائے جس کا اپنا ایک انتظامی ڈھانچہ اور سیاسی پروگرام ہو اور وہ مذاکرات کی میز پر بیٹھے۔

اور دوسرا یہ کہ امریکہ اپنی پیش کردہ جنگ بندی کی تجاویز کے ذریعے سوڈانی فوج کے لیے الفاشر شہر کا کنٹرول واپس لینے کا راستہ مکمل طور پر بند کرنا اور وہاں حمیدتی کے تسلط کو مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ اس لیے، امریکہ کی طرف سے پیش کی جانے والی جنگ بندی کی ان تجاویز کو، چاہے وہ مسعد بولس کی ذاتی وساطت سے ہوں یا چار فریقی کمیٹی کے ذریعے، اس زاویے سے دیکھنا ضروری ہے کہ یہ دارفور کی علیحدگی کو بتدریج مکمل کرنے کی ایک تیاری ہے۔ اور امریکہ ہی ہے جو اپنے گماشتے حفر کے ذریعے، انسانی ہمدردی کی آڑ میں اندری کراسنگ کھولنے کا حکم دینے کے بعد، علیحدگی پسند ریپڈ سپورٹ فورسز ملیشیا کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے، یا پھر یہ کام براہ راست کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی جانب سے کی جانے والی ایک تحقیقات سے یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ امریکی فوج کی اسپیشل فورسز کے ایک سابق جنگجو کے زیر اثر کمپنیوں نے پرانے بوئنگ طیاروں کا ایک بیڑا چلایا، جو ان اہم لاجسٹک مراکز کے لیے پروازیں بھرتے تھے جنہیں جنگ کے دوران ریپڈ سپورٹ فورسز استعمال کر رہی تھیں۔ اور ایجنسی کی تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ یہ کمپنیاں جنہوں نے علاقائی سپلائی لائنوں اور سوڈان میں نسل کشی کی مرتکب اس ملیشیا کے گڑھ کے درمیان رابطہ قائم کرنے والے چند طیارے چلائے، ان کا مالک اسٹیفن شاولس ہے، جو امریکی فوج کی اسپیشل فورسز کا ایک سابق اہلکار ہے اور وہ سنگاپور میں قائم کمپنی 'سی۔ای۔ڈی۔جی' (CADG) کے سربراہ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے، جسے ماضی میں 'سینٹرل ایشیا ڈویلپمنٹ گروپ' کے نام سے جانا جاتا تھا، اور یہ ایک ایسی عالمی کمپنی ہے جس نے 20 سال سے زائد عرصے تک امریکہ اور اقوام متحدہ سے ٹھیکے حاصل کیے ہیں۔

اور تحقیقات کے مطابق، ان طیاروں کو مئی 2025 میں سوڈانی فوج نے نیالا ہوائی اڈے پر تباہ کر دیا تھا۔ درحقیقت امریکہ سوڈان میں جنگ کے معاملے کی باگ ڈور پوری طرح اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے؛ چنانچہ ٹرمپ نے انکشاف کیا تھا کہ انہوں نے سوڈان میں تنازع کا حل تلاش کرنے پر کام شروع کر دیا ہے، اور انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ محمد بن سلمان نے ان سے اصرار کیا تھا کہ اس جنگ کا خاتمہ سب سے عظیم کام ہوگا جو کیا جا سکتا ہے۔ دارالحکومت واشنگٹن میں 'سعودی امریکی بزنس کونسل' کے زیر اہتمام ایک فورم سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے دوران سعودی ولی عہد کی جانب سے دی جانے والی وضاحتوں کے بعد سوڈان کی صورتحال کے بارے میں ان کا نظریہ بدل گیا ہے۔ یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ امریکہ ہی سوڈان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے 'فورٹہ جنریشن وارفیئر' (چوتھی نسل کی جنگ) کے تحت سوڈان کی جنگ کو چلا رہا ہے۔ امریکہ کی حقیقت دیگر سرمایہ دارانہ ممالک کی طرح یہ ہے کہ اس پر اجارہ دار کمپنیوں کے مالکان اور سرمایہ کاروں و کاروباری شخصیات کا تسلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی خارجہ پالیسی امیروں اور اجارہ

دار کمپنیوں کے مالکان کی پالیسی ہے، یعنی یہ ایک خالص استعماری پالیسی ہے جس میں اعلیٰ اقدار کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، چنانچہ وہ دفاع پر اتنی خطیر رقم خرچ کرتی ہے جو برطانیہ، فرانس اور جرمنی مل کر بھی خرچ نہیں کرتے۔

ایسی مقتدر اور غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل ریاست کے سامنے کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا سوائے ایک ایسی نظریاتی امت کے جس کی اپنی ایسی ریاست ہو جو اس کے عقیدے سے جنم لیتی ہو، اور امت مسلمہ سے بڑھ کر اس کام کے لیے کوئی زیادہ اہل نہیں ہے کیونکہ وہ واحد سچا عقیدہ رکھتی ہے، بلکہ اسے شرعی طور پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ لوگوں پر نگران و نگہبان بنے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ بنے۔" (سورة البقرة: 143)۔ اور اس گواہی کے فریضے کو اسلامی زندگی کے دوبارہ احیاء کے بغیر انجام دینا ممکن نہیں ہے، جو کہ نبوت کے نقش قدم پر خلافت راشدہ کے قیام کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔

ولایہ سوڈان میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن